34164 ـ اپنے آپ سے بیوی کوطلاق دینے کی بات کی

سوال

میرے اوربیوی کے درمیان کپڑے دھونے کے بارہ میں اخلاف پیدا ہوگیا میں چاہتا تھا کہ وہ کپڑے دھوئے اوروہ دھونا نہیں چاہتی تھی ، کچھ جھگڑے اورچیخ وپکارکے بعد میں دوسرے کمرے میں چلا گیا اوراپنے آپ سے کہا کہ میں اسے کہوں گا (اگرتم اس مہینہ کپڑے دھوؤ گی تو تمہیں طلاق ، میں اپنے ہاتھ سے دھوؤں گا) ۔
میں نے جوکچھ اپنے آپ سے کہا اس کی اپنی بیوی کوخبر نہیں دی ، اورنہ ہی وہ اونچی آواز سے کہی حتی کہ مجھے بھی سنائي نہیں دی ، میں نے یہ بات صرف اس لیے کہ میں اسے کپڑے دوھونے کے معاملہ میں لڑائی سے روک سکوں اس لیے کہ وہ بہت جھگڑالو ہے ۔
میرا اس کلام سے طلاق مقصد نہیں تھا بلکہ صرف ایک ڈراوا تھا ، اورپھر یہ سب کچھ غصہ کی حالت میں ہوا ، توکیا اگر وہ کپڑے دھوتی ہے توطلاق واقع ہوگی یا کہ صرف یہ قسم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمدللہ

صرف اپنے آپ سے بات کرنے یا سوچنے یا پھرعزم کرنے کی بنا پر طلاق واقع نہیں ہوتی بلکہ زبان سے الفاظ کی ادائیگي کی جائے توطلاق ہوگی ۔

اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ اللہ تعالی نے میری امت کے وسوسے اورجوکچھ ان کے دلوں میں ہے معاف کردیا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں اوریا اسے زبان پر نہ لائيں) صحیح بخاری حدیث نمبر (6664) صحیح مسلم حدیث نمبر (127) ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کا بیان ہے :

(اس کا مجمل یہ ہے کہ طلاق الفاظ کے بغیر واقع نہیں ہوتی ، اگر اس نے اپنے دل میں نیت کرلی لیکن الفاظ ادا نہ کیے توعام اہل علم کے ہاں یہ طلاق واقع نہیں ہوگی ، ان علماء میں عطاء ، جابر بن زید ، سعید بن جبیر ، یحیی بن ابی کثیر ، اور امام شافعی ، اسحاق ، رحمہم اللہ تعالی شامل ہیں ، اورقاسم ، سالم ، اورحسن ،اورامام شعبی رحمہم اللہ

تعالی سے بھی مروی ہے) دیکھیں المغنی ابن قدامہ (7 / 294) ۔

اورآپ کا یہ کہنا کہ (یہ آواز کےساتھ نہیں تھا اورمیں خود بھی نہیں سن سکا) اس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ آپ نے یہ کلام آہستہ آواز میں کی ہے ، اگرمعاملہ اسی طرح ہے توجو کچھ آپ سے صادر ہوا وہ طلاق معلق شمار ہوگی جوکہ اس شرط پر معلق ہے کہ اگربیوی نے کپڑے دوھوئے تواسے طلاق ہوجائے گی ۔

اورآپ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ نے اس سے طلاق مراد نہیں چاہی بلکہ صرف ڈراوا اورخوف مراد لیا ہے ، تو اس بنا پر اس طلاق کا حکم قسم کا حکم ہوگا ، لھذا اگر اس نے کپڑے دھوئے توآپ پر کفارہ ادا کرنا ضروری ہے اورطلاق واقع نہیں ہوگی ، جیسا کہ شیخ ابن باز اورابن عثیمین رحمہما اللہ تعالی نے فتوی دیا ہے ۔ دیکھیں فتاوی اسلامیۃ (3 / 280 ۔ 285) ۔

اورقسم کا کفارہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں مذکور ہے :

اللہ تعالی تمہاری لغو قسموں میں تمہارا مؤاخذہ نہیں کرتا لیکن وہ تمہارا مؤاخذہ پختہ قسموں میں کرتا ہے جس کا کفارہ دس مسکینوں کودرمیانی قسم کا کھانا کھلانا ہے جوتم اپنے گھروالوں کوکھلاتے ہو ، یا پھر ان دس مسکینوں کے کپڑے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے ، جو یہ چیزیں نہ پائے وہ تین دن کے روزے رکھے ، جب تم قسم اٹھاؤ تو یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے المائدۃ (89) ۔

آپ سوال نمبر (9985) کا بھی مراجعہ کریں ۔

اوریہ سب کچھ اس بنا پر ہے کہ آپ نے الفاظ کی ادائیگي بھی کی ہے صرف اپنے آپ سے دل میں ہی بات تک محدود نہیں ، اس میں آپ قسم کا کفارہ دینے میں زیادہ احتیاط اورافضل واولی ہے ۔

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ :

اگر آپ نے طلاق کے الفاظ ادا نہیں کیئے اوراپنے ہونٹوں کوحرکت نہیں دی تو آپ کے ذمہ کچھ نہیں ۔

لیکن اگر آپ نے الفاظ کی ادائیگي کی ہے چاہے آہستہ آواز سے ہی تواس کا حکم قسم جیسا ہے کیونکہ آپ نے اسے روکنے کا ارادہ کیا تھا نہ کہ طلاق کا ۔

عورت کو اس کا علم ہویا نہ ہواس سے حکم میں کوئي تبدیلی نہیں آتی

مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ سوچ وبچار اورعزم اورالفاظ میں طلاق کے معاملہ سے اجتناب کرے اس لیے کہ اس میں مسلمان گھرانے کوتباھی کے اسباب درپیش ہونگے ۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے حالات درست فرمائے ، آمین یا رب العالمین ۔

واللہ اعلم.